[This question paper contains 2 printed pages.]

Sr. No. of Question Paper : 6368 **G** **Your Roll No................**

Unique Paper Code : 214103

Name of the Paper : Study of Modern Prose

Name of the Course : **B.A. (H) Urdu**

Semester : I

Duration : 3 Hours Maximum Marks : 75

Instructions for Candidates

Write your Roll No. on the top immediately on receipt of this question paper.

نوٹ: صرف پانچ سوالات کے جواب لکھیے۔ نمبر مساوی ہیں۔

۱۔ کسی ایک اقتباس کی تشریح مع سیاق وسباق کیجیے:

(الف)

''آہاہاہا، مولوی سرفراز حسین دہلوی نے دوبارہ رسد بھیجی ہے۔ بارے معلوم ہوا کہ وہ نہیں ہے یہ کچھ اور ہے۔ فیضِ خاص نہیں لطفِ عام ہے۔ یعنی شراب نہیں آم ہے۔ خیر یہ عطیہ بھی بے خلل ہے بلکہ نعم البدل ہے۔ ایک ایک آم کو ایک سربہ مہر گلاس سمجھا، لیکور سے بھرا ہوا۔ مگر واہ کس حکمت سے بھرا ہے کہ پینسٹھ گلاس میں سے ایک قطرہ نہیں گرا ہے۔ میاں، کہتا تھا کہ یہ اسّی ہیں، پندرہ بگڑ گئے بلکہ سڑ گئے۔ تاکہ ان کی بُرائی دوسروں میں سرایت نہ کرے، ٹوکرے میں سے پھینک دیئے۔ میں نے کہا ''بھائی، یہ کیا کم ہیں مگر میں تمہاری تکلیف اور تکلف سے خوش نہیں ہوا۔''

(ب)

''اگر زندگی ہے اور پھر مل بیٹھیں گے تو کہانی کہی جائے گی۔ تم کہتے ہو کہ آیا چاہتا ہوں۔ اگر آؤ تو بے ٹکٹ کے نہ آنا۔ میر احمد علی صاحب کو لکھتے ہو کہ ''یہاں ہیں۔'' مجھ کو نہیں معلوم کہ کہاں ہیں۔ مجھ سے ملتے تو اچھا کرتے۔ میں مخفی نہیں ہوں، روپوش نہیں ہوں۔ حکام جانتے ہیں کہ یہ یہاں ہے مگر نہ باز پرس دگیرودار میں آیا ہوں نہ خود اپنی طرف سے قصد ملاقات کا کیا ہے۔ دیکھیے انجامِ کار کیا ہوتا ہے؟ نثر کیا لکھوں گا اور نظم کیا کہوں گا۔ وہ نثر جو تم دیکھ گئے ہو، وہی دو چار ورق اور بھی سیاہ کیے گئے ہیں۔ بھیجنا ممکن نہیں۔ جب آؤ گے اور مجھ کو جیتا پاؤ گے تو دیکھ لو گے۔''

۲۔ کسی ایک نثری اقتباس کی تشریح مع سیاق وسباق کیجیے:

(الف)

''میں نے چائے دم دی، فنجان سامنے رکھا اور اپنے خیالات میں ڈوب گیا۔ خیالات مختلف میدانوں میں بھٹکنے گئے تھے۔ اچانک وہ خط جو ۲۲ راگست کو ریل میں لکھا تھا، کاغذات میں پڑا تھا، یاد آ گیا۔ بے اختیار جی چاہا کہ کچھ دیر آپ کی مخاطبت میں بسر کروں اور آپ سُن رہے ہوں یا نہ سُن رہے ہوں، مگر رُوئے سخن آپ ہی کی طرف رہے۔ چنانچہ اس عالم میں ایک مکتوب قلمبند ہو گیا۔ اور اس کے بعد دوسرے تیسرے دن مکتوب قلم بند ہوتے رہے۔ آگے چل کر بعض دیگر احباب و اعزہ کی یاد بھی سامنے آئی اور ان کی مخاطبت میں بھی گاہ گاہ طبعِ واماندۂ حال درازنفسی کرتی رہی۔ قید خانے سے باہر کی دنیا سے اب سارے رشتے کٹ چکے تھے۔''

(ب)

ملک احمد نے جو قلعہ تعمیر کیا تھا، اس کا حصار مٹی کا تھا۔ اس کے لڑکے برہان نظام شاہ نے اس کو منہدم کر کے ازسرِ نو پتھر کا حصار تعمیر کیا اور اسے اس درجہ بلند اور مضبوط بنایا کہ مصر اور ایران تک اس کی مضبوطی کا غلغلہ پہنچا۔ دوسری جنگِ مرہٹہ میں جب جنرل ویلزلی نے اس کا معائنہ کیا تھا تو اگرچہ تین سو برس کے انقلابات سہہ چکا تھا، پھر بھی اس کی مضبوطی میں فرق نہیں آیا تھا۔ اس نے اپنے مراسلے میں لکھا تھا کہ دکن کے تمام قلعوں میں صرف ویلور کا قلعہ ایسا ہے جسے مضبوطی کے لحاظ سے اس پر ترجیح دی جا سکتی ہے۔ یہی احمد نگر کا قلعہ ہے جس کی سنگی دیواروں پر چاند بی بی نے اپنی شجاعت کی داستانیں کندہ کی تھیں۔''

۳۔ مرزا غالب کے خطوط کی خصوصیات مع مثالوں کے بیان کیجیے۔

۴۔ مولانا آزاد کی 'غبارِ خاطر' کی ادبی اہمیت پر روشنی ڈالیے۔

۵۔ عصمت چغتائی کے افسانے 'دو ہاتھ' پر اپنی تنقیدی رائے قلمبند کیجیے۔

۶۔ کرشن چندر کے افسانے 'پورے چاند کی رات' پر اپنے خیالات کا اظہار کیجیے۔

۷۔ دیوندر ستیارتھی کے افسانے 'ان دیوتا' پر ایک تنقیدی مضمون تحریر کیجیے۔

۸۔ مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک کہانی پر اپنے تنقیدی خیالات تحریر کیجیے۔

(الف) میلہ گھومنی (ب) بھابی جان

(ج) شہادت (د) بارہ گھنٹے

☆☆